ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

17-November-2016

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

داتا علی ہجویری کا شوقِ علمِ دین

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبّ تعالیٰ کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود شریف پڑھا اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طَلَب کی تو اس نے بھلائی کو اس کی جگہ سے تلاش کرلیا۔ [1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بَخْش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش مرمّم، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب التکبیر . . . الخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

www.dawateislami.net

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دِین دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک عظیم مبلغ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں گے کہ جن کی وَجہ سے اسلام کی عِزّت، شان وشوکت اور قُوَّت میں اِضافہ ہوا، جنہوں نے سخاوت کے دریا بہا دیئے، جن کا فیضان کئی صَدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی جاری و ساری ہے، جن کے مزارِ پُر انوار پر ہر وَقْت عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ و اہلبیت اور عاشقانِ اولیاء کا ہجوم رہتا ہے جو حاضر ہو کر اپنی مُنہ مانگی جائز مُرادیں پاتے ہیں۔ یہ اَہم شَخصیَّت کون تھی؟ ان کا نام ونسب، کُنیَّت ولقب کیا تھا؟ یہ بھی سُنیں گے، نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک بہت ہی پیاری خُوبی **"شوقِ علمِ دِین"** کے بارے میں بھی رنگ برنگے مدنی پھولوں کی مہکتی خوشبوؤں سے اپنے مَشامِّ دِماغ کو معطر و معنبر کرنے کی کوشش کریں گے، ان مدنی پھولوں کو اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجا کر ان پر عمل کی بھی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد اَہلِ بَیْتِ اَطہار و صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے شجرِ اسلام کی آبیاری کی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد ان کی پیروی میں بعد میں آنے والے بُزرگوں نے بھی دینِ متین کی خِدمت کے اس اہم فریضے کو حُسن وخُوبی کے ساتھ ادا کیا۔ بالخُصُوص پاک وہند میں تبلیغِ اسلام کے لئے جن اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام نے نمایاں کردار اَدا کیا، ان میں حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سرِ فہرست ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اندازِ تبلیغ، علمِ دِین دین کی ترویج و اشاعت، اجتماعی و انفرادی کوششوں، تصنیف وتحریر اور رُوحانی قُوّت سے ہند میں نہایت ہی تیزی سے اسلام کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور کثرت سے لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ آیئے! آج ہم اِنہی داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دِین کے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی علمِ دِین کی بُجھتی شمع دوبارہ رَوشن ہوجائے، اے کاش! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ نصیب ہو جائے، آیئے! پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارُف سنتے ہیں چنانچہ

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعارف

حضرت داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنیت ابو الحسن، جبکہ علی اسمِ گرامی یعنی نام ہے۔ آپ غزنی کے رہنے والے تھے۔ جُلّاب اور ہجویر "غزنی" کے محلّوں میں سے دو(2) محلے ہیں، پہلے جُلَّاب میں قِیام پذیر تھے پھر ہجویر میں منتقل ہوگئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت

www.dawateislami.net

کم و بیش ۴۰۰ھ میں ہوئی۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

حضرت خواجہ مَستان شاہ کابلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّد علی بن عثمان ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محمود غزنوی کے قائم کردہ دِینی مدرسے میں اکثر دیکھے گئے، اُس وَقْت آپ کی عمر بمشکل 12، 13 سال کی ہو گی، حُصُولِ علمِ دِین کے جذبے سے سرشار یہ طالبِ علمِ دِین تعلیم میں اتنا مَحْو ہوتا کہ صبح سے شام ہو جاتی مگر کبھی پانی تک پیتے نہ دیکھا گیا، رضوان نامی سفید رِیش بزرگ اُس مَدْرَسے کے مُدَرِّس تھے، وہ اپنے اس خاموش طبع طالبِ علمِ دِین کو تکریم کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔

ایک روز سلطان مَحْمُود غَزْنَوی کا گُزر اسی مَدْرَسے کی جانب سے ہوا اور وہ اس عظیم دِینی درس گاہ میں آیا، دیگر شاگردوں کے برعکس حضرت مخدوم علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کام میں اتنے مگن تھے کہ ان کو کوئی خبر نہ تھی، بزرگ استاذ نے پکارا: دیکھو علی! کون آیا ہے؟ اب کیا تھا ایک طرف محمود غزنوی اور دوسری جانب ایک کمسن راہِ حق کا مُتلاشی، عجیب منظر تھا، سلطان محمود غزنوی نے اس نوعمر طالب علمِ دِین کی تَجَلِّیات کی تاب نہ لاتے ہوئے فوراً نظریں جھکا دیں اور مُدَرِّس سے کہا: واللہ! یہ بچہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی طرف راغب ہے، ایسے طالبِ علمِ دِین اس مَدْرَسے کی زِینت ہیں۔ [2]

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن
ہو مِری اُمید کا گلشن ہرا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص534)

1... مقدمہ کشف المحجوب، ص۸ تا ۱۱ ماخوذاً

2... اللہ کے خاص بندے، ص۴۶۰

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! سنا آپ نے کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دِین سیکھنے اور مُطالعہ کرنے میں کس قدر مشغول رہا کرتے تھے کہ کم عُمری کے قیمتی لمحات کو بھی ضائع نہ ہونے دیا، کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقت اور علمِ دِین دین دونوں کی اہمیت سے ذرہ بھر بھی غافل نہ تھے، اس قدر چھوٹی عمر میں بھی حُصولِ علمِ دِین اور مُطالعہ کرنے میں مسلسل مشغُول رہتے نیز زبان کا "قُفلِ مدینہ" یعنی زبان کو فضولیات سے بچانے پر بھی سختی سے کاربند تھے، کتابوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت تو دیکھئے کہ مطالعہ کرتے کرتے شام ہو جاتی، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پانی پینے کے لئے بھی وَقْت نہ نکل پاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اسی شوقِ علمِ دِین، ذوقِ مطالعہ، اپنے کام سے کام رکھنے اور قُفلِ مدینہ لگانے یعنی خاموش رہنے کی مَدَنی سوچ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس بلند مقام پر پہنچا دیا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بزرگ استادِ محترم بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عزّت و اِحترام کی نگاہ سے دیکھا کرتے، حتّٰی کہ اپنے وَقْت کے عظیم عاشقِ رسول اور علمِ دِین دوست بادشاہ سلطان محمود غزنوی جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں تشریف لائے تو علمِ دِینی مصروفیت کے سبب داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی آمد کا علمِ دِین ہی نہ ہو سکا چنانچہ سلطان محمود غزنوی بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں یہ تاریخی اور تعریفی کلمات کہے کہ **"اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! یہ بچہ خدا عَزَّ وَجَلَّ کی طرف راغب ہے، ایسے طالبِ علمِ دِین اس مدرسے کی زینت ہیں۔"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیاس پانی سے بجھ جاتی ہے، لیکن علمِ دِین کا پیاسا کبھی سیراب نہیں ہوتا، کیونکہ یہ پیاس چشمۂ علمِ دِین سے فیضیاب ہو کر بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، اسی علمِ دِین کی جستجو کے لئے ہمارے بزرگوں نے اپنے گھر بار اور اپنے آبائی شہروں کو خیر آباد کہہ کر مختلف مَمالک اور شہروں کا سفر فرمایا، حالانکہ اُس وَقْت اس قَدَر آسانیاں نہ تھیں مگر چونکہ حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دِین دین سیکھنے کے حریص تھے، لہٰذا آج کل جیسی سَہولیات مُیَسَّر نہ ہونے کے باوُجود بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُصُولِ علمِ دِین کی خاطِر آزمائشوں کا مقابلہ کرتے ہوئے دُور دراز شہروں کے سفر فرمائے نیز سینکڑوں مَشائخِ کرام سے فیض یاب ہونے کا شَرف حاصل کیا۔ چنانچہ

طلبِ علمِ دِین کے لئے سَفَر

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جتنے بھی مَمالک کا سفر فرمایا، اس کا مقصُود علمائے دِین و مَشائخ کی بار گاہ میں حاضِر ہو کر اِکتسابِ فیض اور اپنی علمِ دِینی پیاس بجھانے کا اِنتظام کرنا تھا۔ اس مقْصد کے حُصُول کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف خُراسان کے تین سو (300) مَشائخ کی خِدمَت میں حاضِری دی اور ان کے علمِ دِین و حِکمت کے پُر بہار گلستانوں سے پھول توڑ کر اپنا دامن بھرتے رہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی دُنیَوی مقصَد کے تحت نہیں بلکہ طلبِ علمِ دِین کی خاطر ایک ہی شہر کے 300 علمائے کِرام کی بار گاہ میں حاضری دِی، یہ تو صرف ایک شہر کے علمائے کِرام کی تعداد ہے، یقیناً آپ نے اس کے علاوہ بھی کئی شہروں اور ملکوں کے بہت سے علماء کی بار گاہ میں حاضری دی ہو گی، داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طلبِ علمِ دِین کی خاطر اس محنت ولگن کی انتہا کے مُتعَلِّق سُن کر ذہنوں میں اَسلافِ کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اندر بھی اسلاف کی طرح حصولِ علمِ دِین کا شوق اور ذوقِ مُطالَعہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، ہمارے بزرگ شب و روز طلبِ علمِ دِین میں مشغول رہا کرتے، انتہائی محنت ولگن کے ساتھ مطالعے میں مصروف رہتے نیز علمِ دِین سیکھنے کی خاطر

---

1 ... کشف المحجوب، ص ۱۸۱ ماخوذاً

www.dawateislami.net

اپنی خواہشات تک کو بھی قربان کردیا کرتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کے شوقِ علمِ دِین سے مُتَعَلِّق 2 حکایتیں سنتے ہیں چنانچہ

امام مُسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

ایک دن کسی علمِ دِینی مجلس میں حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "مُسلم شریف" کے مؤلف حضرت سَیِّدُنا امام مُسلِم بِن حَجاج قُشَیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی حدیث کے بارے میں اِستفسار کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر آکر وہ حدیث تلاش کرنا شروع کردی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا۔ تلاشِ حدیث کے دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس میں سے ایک ایک کھجور اُٹھا کر کھاتے رہے حتّٰی کہ حدیث ملنے تک تمام کھجوریں ختم ہوگئیں، اتنی زیادہ کھجوریں کھالینے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنتقال ہوگیا۔

(تہذیب التھذیب، حرف المیم، من اسمہ مسلم، مسلم بن حجاج...الخ، ۱۵۰/۸، رقم: ۶۸۹۴)

سَیِّدُنا ضَحّاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

حضرت سَیِّدُنا ضَحّاک بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا لقب **"نَبِیل"** ہے، اس لقب کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی درس گاہ میں (علمِ دِین دین سیکھنے کے لئے) مَوجُود تھے کہ اچانک وہاں سے ایک ہاتھی کا گزر ہوا۔ تمام طَلَبہ دَرْس چھوڑ کر ہاتھی دیکھنے چلے گئے، مگر یہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے، حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ضَحّاک! تم ہاتھی دیکھنے کیوں نہیں گئے؟ عرض کی: ہاتھی آپ کی صُحبت سے بڑھ کر نہیں! یہ جواب سُن کر حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **"اَنْتَ النَّبِیل"** یعنی تم تو بہت شاندار ہو۔ (تہذیب التہذیب، حرف الضاد، من اسمہ ضحاک، الضحاک بن مَخْلَد، ۷۹/۴، رقم: ۳۰۵۷)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا شوقِ علم

www.dawateislami.net

دِین کیسا لاجواب تھا کہ جب یہ حضرات حُصُولِ علمِ دِین میں مشغُول ہوتے تو پھر اپنے آس پاس کی ہر چیز سے بے پروا ہو جاتے تاکہ اپنے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔ بِلا شبہ ان نُفُوسِ قُدْسِیہ نے علمِ دِین کو اپنا سب کچھ دے دیا تھا تو علمِ دِین نے بھی انہیں محروم نہ رکھا بلکہ مُسلمانوں کا رہنما بنا دیا۔ یقیناً یہ سب ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عطا، علمِ دِین کے فضائل سے آگاہی اور علمِ دِین سے مَحبَّت ہی کا نتیجہ تھا کہ آج ہم ان کا ذکرِ خَیر کر کے اپنے دلوں کو مُنوَّر کر رہے ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب ہم بھی علمِ دِین دِین کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

﴿1﴾ جو شَخْص طلبِ علمِ دِین کے لیے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(ترمذی، کتاب العلمِ دِین، باب فضل طلب العلمِ دِین، حدیث: ۲۶۵۶، ۴/۲۹۴)

﴿2﴾ طالبِ علمِ دِین کو خوش آمدید! طالبِ علمِ دِین کو فِرِشتے گھیر لیتے ہیں اور اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کرتے ہیں، پھر وہ طالبِ علمِ دِین سے طلبِ علمِ دِین کے سبب مَحبَّت کرتے ہوئے قِطار در قِطار آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ (معجم کبیر، صفوان بن عسال ... الخ، ۸/۵۴، حدیث: ۷۳۴۷)

﴿3﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو علیحدہ کر کے فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں اپنی طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے علم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مُبْتَلا کروں گا۔ (لہٰذا اب) جاؤ! کیونکہ میں نے تمہاری مَغْفِرَت فرما دی۔

(جامع بیان العلمِ دِین و فضلہ، باب جامع فی فضل العلمِ دِین، ص ۶۹، حدیث: ۲۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نہ نامے میں عِبادت ہے نہ پلّے کچھ رِیاضت ہے
اِلٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 403)

www.dawateislami.net

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ علمِ دِین کے فَوائد و ثمرات بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خُوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے، اس کا حاصِل کرنا طُغرائے امتیاز ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے اِنسانی زندگی کامیاب اور خُوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت سُدھرتی ہے۔ (یاد رہے! علم سے) وہ علم مُراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو، کہ یہی وہ علم ہے، جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ (بہارِ شریعت، (حصہ شانزدہم)، ۳/۶۱۸ ملتقطاً)

علم انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی مِیراث ہے، **علم** قُربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **علم** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **علم** گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **علم** خَوفِ خدا کو بیدار کرنے کا عظیم نُسخہ ہے، **علم** دنیا و آخرت میں عِزّت پانے کا سبب ہے، **علم** مُردہ دِلوں کی حیات ہے، **علم** سلامتیِ ایمان کا مُحافظ ہے، **علم** مخلوقِ خدا کی مَحبّت پانے کا سبب ہے، اَلْغَرَض! **علم** بے شمار خُوبیوں کا جامع ہے، اس میں دِین بھی ہے دنیا بھی، اس میں آرام بھی ہے اطمینان بھی، اس میں لذّت بھی ہے راحت بھی، لہٰذا عَقْل مند وُہی ہے جو طلبِ علمِ دِین میں مشغول ہو کر نجاتِ آخِرت کا سامان کر جائے۔ اے کاش! کہ ہمیں بھی علمِ دین سیکھنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ! مجھے عالمِ دین بنا دے

اور دین کے احکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً کسی بھی اِنسان کے اچھا یا بُرا ہونے میں گھر کے ماحول کو بُنیادی

www.dawateislami.net

حیثیت حاصِل ہوتی ہے، اگر گھر والے خصوصاً والدین بُرائیوں میں مبتلا ہوں تو اولاد پر بھی اس کے بُرے اَثرات مُرتَّب ہوتے ہیں اور اگر والِدَین نیک نمازی، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے کی لازوال دولت سے مالا مال اور علمِ دِیْن کی نعمت سے سرشار ہوتے ہیں تو ان کی تعلیم و تَربِیَت اور خُوبیوں کا فیض صرف ان کی ذات تک ہی مَحدُود نہیں رہتا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل واِحسان سے نسل در نسل منتقل ہوتا چلا جاتا ہے کیونکہ بچوں کا پہلا مَدْرَسہ ہی ان کا گھر ہوتا ہے، چنانچہ

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بچے اپنے ماں باپ کے ہر عمل کو بغور دیکھتے سنتے ہیں اور اُن کی عبادتوں دعاؤں کو یاد کرکے اُن کی نَقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ باپ کو چاہیے کہ اچھا نمونہ بنے کہ اولاد باپ کی نقل کرتی ہے، بچوں کا پہلا مَدْرَسہ ان کا گھر ہے اور پہلے مُعلِّمِ دِین اُن کے ماں باپ۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۸) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ بچہ ہوش سنبھالنے پر جیسا اپنے ماں باپ اور ساتھیوں کو دیکھتا ہے ویسا ہی بن جاتا ہے، ماں باپ بچے کے پہلے استاد ہیں، ان کی صحبت بچے کی طبیعت کے لیے نقشہ ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ اپنی لڑکیوں کے لیے اچھے خاوند اور لڑکوں کے لئے دِیندار نیک بیویاں تلاش کرو تاکہ بچے نیک ہوں۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۰۰ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں ہمیں جو خوبیاں نظر آتی ہیں، نیز شوقِ علمِ دِین کے جو مبارک اثرات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شَخْصِیَّت میں نظر آتے ہیں، یقیناً اس میں فَضْلِ خداوندی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاملِ حال رہا، مگر ساتھ ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر والوں خصوصاً والدین کی تعلیم و تربیت کا بھی اس میں بہت بڑا عمل دخل تھا۔ آیئے! اب داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مثالی گھرانے کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کرتے ہیں اور پھر اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش بھی کریں گے، چنانچہ

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُتَّقی گھرانہ

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے والد حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عبدُالرّحمٰن رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے وقت کے زبردست عالِم اور عابد و زاہد تھے۔ سلطنتِ غَزنیہ کے زمانے میں دنیا کے کونے کونے سے علمائے کرام، مشائخِ عظام، شُعَرا (شُ۔عَ۔رَا) اور صُوْفِیا **"غزنی"** میں جمع ہو گئے تھے، جس کی وجہ سے غزنی عُلُوم و فُنُون کا مرکز بن چکا تھا، آپ کے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا عثمان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے بھی یہاں رہائش اِختیار فرمائی۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی والدۂ ماجدہ حُسَیْنی سادات سے تعلق رکھنے والی عابِدہ زاہِدہ خاتون تھیں۔ (فیضان داتا علی ہجویری، ص۶ بتغیر قلیل) جن کی زبان ذکرِ الٰہی سے تر اور دل جلوۂ حق سے سرشار رہتا تھا، (فیضانِ داتا علی ہجویری، ص۸) آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے ماموں کو زُہد و تقویٰ اختیار کرنے کے سبب **تاجُ الاولیا** کے لقب سے شہرت حاصل تھی۔ اَلْغَرَض! آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا خاندان شَرافت و صَداقت اور علم و فَضْل کی وجہ سے مشہور تھا۔ (فیضان داتا علی ہجویری، ص۶)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا گھرانہ کیسا قابلِ رشک تھا کہ والدِ محترم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے وقت کے زبردست عالِمِ دین، والدۂ ماجدہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہا اعلیٰ درجے کی عابدہ و زاہدہ اور تلاوتِ قرآن کی شیدائی جبکہ ماموں جان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بھی کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ **"تاجُ الاولیا"** یعنی اولیائے کرام عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ السَّلام کے تاج کے لقب سے مشہور تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ داتا علی ہجویری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے جب علم و عمل، عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قُرآن کی نعمت سے مالا مال گھرانے میں پرورش پائی تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بھی اس کی خُوب خُوب برکتیں نصیب ہوئیں، ان کے طُفَیل اللہ تعالیٰ نے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بھی تقویٰ و پرہیز گاری کی نعمت سے نوازا اور اس قدر علم و فضل عطا فرمایا کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اس میں سے مخلوقِ خدا کو بھی خوب فیضیاب فرمایا۔

www.dawateislami.net

مجھ کو داتا تاجدارانِ جہاں سے کیا غَرَض
میں تو ہوں منگتا تِرے دربار کا داتا پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص535)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! فی زمانہ ایسی تقویٰ و پرہیز گاری اور علمِ دِین سے مَحَبَّت نہ تو اب والدین میں نظر آتی ہے اور نہ ہی اولاد میں، شاید اس کی یہ وجہ ہے کہ والِدَین کا سارا زور بچوں کو دنیاداری سکھانے پر لگا ہوا ہے، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دُنیا سے نہ جائیں، انہیں دِیندار بنا کر جائیں جو خود انہیں بھی قبر میں کام آئے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردے کو قبر میں ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۶۵)

رسولِ اکرم، نُورِ مُجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مرتا ہے اُس کا (ہر) عمل رُک جاتا ہے، سوائے 3 (اعمال) کے، (1) صَدَقۂ جارِیہ، (2) وہ علم جس سے لوگ نَفع اُٹھائیں اور (3) نیک اولاد جو اُس کے لئے دُعا کرے۔ (مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان... الخ، ص۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱)

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نیک اولاد سے علم و عمل والا بیٹا مراد ہے۔ صاحبِ مرقاۃ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: بیٹے کو چاہیے کہ باپ کو دعائے خیر میں یاد رکھے، حتّٰی کہ نماز میں ماں باپ کو دعائیں پہلے دے بعد میں سلام پھیرے ورنہ اگر نیک بیٹا دعا بھی نہ کرے، ماں باپ کو ثواب ملتا رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۸۹ بتغیر قلیل)

بچوں کی مَدَنی تربیت میں ماں کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کے سنورنے یا بگڑنے میں زیادہ کردار ماں ہی کا ہوتا ہے

www.dawateislami.net

کیونکہ ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہوتی ہے، اگر یہ تربیت گاہ معیاری ہوگی تو جو تربیت حاصل کر کے نکلے گا وہ بھی معیاری ہو گا مثلاً اگر مائیں اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابہ و اہلبیت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے فرامین پر عمل پیرا ہونے والیاں، اَزواجِ مُطَہَّرات، خاتونِ جنّت اور صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی حقیقی دیوانیاں، شوقِ علمِ دِین اور ذوقِ تلاوت کی نعمت سے سرشار، مُتَّقِی و پرہیز گار، عبادت گزار، سُنّتوں بھری زندگی گزارنے والیاں اور اچھے ماحول سے وابستہ ہوں گی تو ان کی اولاد بھی انہی خصوصیات کی مالک ہو گی۔

بد قِسمتی سے آجکل کی عورتوں کا زیادہ تر وقت ذِکر و دُرود، تلاوت و عبادت اور علمِ دِین سیکھنے کے بجائے ایک دُوسرے کی غیبتیں کرنے، اِدھر کی اُدھر لگانے، بِلاضرورت بازاروں میں گھُومنے، فلمیں، ڈرامے دیکھنے، مَوسِیقی سننے، ناوِل و ڈائجسٹ پڑھنے، کمپیوٹر، موبائل اور انٹرنیٹ وغیرہ کا غلط استعمال (Miss Use) کرنے، سوشل میڈیا کے جال میں اپنے آپ کو پھنسا کرنہ کرنے والے کاموں میں پڑ جانے اور نت نئے فیشن اپنانے وغیرہ میں گزر جاتا ہے، جبکہ بچا ہوا وقت گھر کے کام کاج نمٹانے میں کٹ جاتا ہے، نتیجتاً اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح سے غافل بے عملی کی شکار ان ماؤں کی بے عملی کے بُرے اَثرات براہِ راست آنے والی نسلوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں، تاریخ گواہ ہے کہ پھر انہی کے بچوں میں سے آگے چل کر کوئی جواری بنتا ہے، تو کوئی فراڈی، کوئی دہشت گرد بنتا ہے تو کوئی چرسی موالی، کوئی چور بنتا ہے تو کوئی ڈاکو، پھر ان جرموں میں ملوّث افراد جب قانون کے ہتّھے چڑھتے ہیں تو بسا اوقات پھانسی تک بھی نوبت آجاتی ہے۔ آیئے! ایسے ہی ایک مجرم کی عبرت آموز حکایت سنتے ہیں چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب **"تربیتِ اولاد"** صفحہ نمبر 17 پر ہے کہ ایک مرتبہ ایک مجرم تختۂ دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔ جب اس سے اس کی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کی یہ خواہش پوری کر دی گئی۔ جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا۔ وہاں

www.dawateislami.net

پر مَوْجُود لوگوں نے اسے ڈانٹا کہ بیوقوف! ابھی تُو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تُو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے اس تختے تک پہنچانے والی یہی میری ماں ہے، کیونکہ میں بچپن میں کسی کے کچھ پیسے چُرا کر لایا تھا تو اس نے مجھے ڈانٹنے کی بجائے میری حوصلہ افزائی کی اور یوں میں جرائم کی دُنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا اور بالآخر آج مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔ (تربیتِ اولاد، ص۷ ابتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ماں کی لاپرواہی اور اس کی غلط تربیت نے کیا گُل کِھلائے کہ اس کے لال نے جرائم کی دنیا میں قدم رکھ دیا بالآخر پھانسی کی سزا پا کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، اس کے برعکس جن ماؤں کا کردار آئینے سے زیادہ شفاف ہوتا ہے، جن کے سینے خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے سے منور ہوتے ہیں، جو دنیا کی فانی آسائشوں میں ڈوبی نہیں ہوتیں، شرم وحیا جن کے خمیر میں شامل ہوتی ہے، اسلام کی سربُلندی کی خاطر جینے مرنے کا جذبہ جن کے خون میں سرایت کرچکا ہوتا ہے، جنّت کی ابدی نعمتیں جن کے پیشِ نظر ہوتی ہیں، تو یہی مدنی سوچ وہ اپنے جگر کے ٹکڑوں میں بھی منتقل کرتی رہتی ہیں، پھر ایسی ماؤں کی گود سے مُحدّثین، مجدّدین، مُفسّرین، اولیائے کرام، مفتیانِ کرام، علمائے عظام، مسلمانوں کے اِمام، دینِ اسلام کی خاطر جانیں قربان کردینے والوں نیز خوفِ خدا وعشقِ مُصْطَفٰے کی دولت سے مالا مال اسلامی حکمرانوں نے جنم لیا۔

لہٰذا والِدَین کو چاہئے کہ وہ سمجھداری کا مُظاہرہ کریں، اپنی سوچ میں تبدیلی لائیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس نعمت کی قدر کریں نیز ان کی مدنی تربیت کرتے ہوئے خود بھی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کی کوشش کریں، غیر محارم سے شرعی پردہ کریں، فرائض و واجبات، سُنَن و مستحبات کی پابندی کریں، ظاہری و باطنی علوم سیکھیں، اچھی عادتیں اور اچھے اخلاق اپنائیں، اپنے بچوں کے ذہنوں میں بھی ایسی ہی مدنی سوچ پیدا کریں، بچے شرارت کریں تو ہمیشہ تنہائی میں نرمی سے سمجھائیں، بُرے دوستوں اور بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں ہرگز نہ بیٹھنے دیں کہ بدعقیدہ لوگوں کی صحبت، ان سے تعلیم حاصل کرنا، ان کے بیانات سننا یا ان کی تحریریں پڑھنا ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں حافظِ قرآن، قاریِ قرآن، عالمِ دین اور مفتی بنائیں، قصّے کہانیوں اور چٹکلوں کی کتابیں نہ

www.dawateislami.net

خود پڑھیں نہ انہیں پڑھنے دیں، بلکہ مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتابوں اور رسائل کے مطالعہ کی ترکیب بنائیں، خود بھی ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شریک ہوں اور انہیں بھی شرکت کی ترغیب دلائیں، گھر میں اگر گناہوں بھرے چینلز، فلموں ڈراموں اور موسیقی کا سلسلہ ہے تو اسے ختم کروائیں اور صِرف 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی مَدَنی چینل ہی دیکھیں اور دکھائیں۔ اگر ہم ان مدنی پھولوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے میں کامیاب ہو جائیں تو یقیناً مُعاشَرے سے جہالت کا اندھیرا چھٹ سکتا ہے، ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہاریں آسکتی ہیں اور ہمارا بچہ بچہ نیک، مُتّقی اور ماں باپ کا فرمانبردار بن سکتا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

یاربّ بچا لے تُو مجھے نارِ جحیم سے
اولاد پر بھی بلکہ جہنم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص310)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقْصد عطا فرمایا ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے "اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک(1) مدنی کام **"چوک دَرس"** دینا بھی ہے۔ یقینا چوک دَرس بہت بابَرَکت اور فَضِیلت والا کام ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بُرائی سے روکنے اور بھلائی کا حکم دینے) کا ایک بہترین اور مُؤثِر ذَرِیعہ بھی ہے اور نیکی کا حکم کرنے اور

www.dawateislami.net

برائی سے منع کرنے والوں کو بہترین اُمت کہا گیا ہے، چنانچہ پارہ 4 سورہ آلِ عمران آیت نمبر 110 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	تَرْجَمۂ کنز الایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو۔

حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو بُلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے تو اس کی جزاء کیا ہے؟" ارشاد فرمایا، "میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عِبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے"۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف ،ص۴۸) لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم چوک درس دیا کریں، اگر درس دے نہ سکتے ہوں تو کم از کم سُننے والوں میں شامل ہو جایا کریں تاکہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے فضائل وبرکات سے مستفیض ہو سکیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے چوک درس کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

ناچ رنگ اور شراب کا عادی

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے، مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں نہ صِرف گُناہوں کے دَلدل میں نہایت بُری طرح پھنسا ہوا تھا بلکہ میرے عقائد بھی دُرُست نہ تھے۔ نمازوں سے اس قدر غافل تھا کہ عید کی نماز پڑھنا بھی نصیب نہ ہوتی۔ رَمضانُ المُبارَک میں تمام مُسلمان روزہ رکھتے مگر بد قسمتی سے میں اِس سَعادَت سے مَحرُوم تھا۔ دِن میں ایک دُکان پر مُلازَمت کرتا، لیکن رات بھر چَرس اور شراب کے نشے میں دُھت رہتا۔ ٹی وی پر فِلمیں ڈِرامے دیکھتا اور بد نگاہی کرکے اپنے نامۂ

www.dawateislami.net

اعمال میں گُناہوں کا اِضافہ کرتا۔ شادیوں میں ناچ گانے کا شوقین تھا۔ ظُلمتِ عصیاں (گناہوں کی تاریکی) سے نکلنے کا سبب یہ ہوا کہ ہماری دُکان کے سامنے چند اسلامی بھائی فیضانِ سنّت سے چوک درس دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھار میں بھی رَسمی طور پر اس میں شِرکت کرلیتا تھا۔ وہ بار بار مجھے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے، مگر میں ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ بنالیتا۔ ایک روز اُن کی مِنَّت وسَماجت پر میں نے اجتماع میں شِرکت کی ہامی بھرلی اور اجتماع میں حاضر ہوگیا۔ جب وہاں پہنچا تو اجتماع میں ہونے والے بیان، ذِکر، نعت اور رِقّت انگیز دعا نے مجھے مُتاثِر کردیا، اس کے بعد میری زندگی یکسر بدل گئی۔ چرس، شراب نوشی اور ناچ گانوں سے توبہ کرلی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرنے والا بن گیا۔ مجھ جیسے گُناہوں میں لِتھڑے ہوئے شخص نے مدنی قافلوں میں سَفَر کی برکت سے دِین کے اَہَم مَسائل بھی سیکھ لئے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت (داڑھی شریف) بھی سجالی۔ مدنی ماحول کی برکت سے میرے بُرے عقیدے کی بھی اصلاح ہوگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مدنی قافلے کی بَرَکت سے مجھ جیسا ناچ رنگ کا دِلدادہ اور چرس اور شراب کا عادی، سُنّتوں کا پیکر بن گیا۔

تُو آ بے نمازی ہے دیتا نمازی — خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی — چڑھائے گا ایسا نَشہ مدنی ماحول
اے بیمارِ عِصیاں تُو آ جا یہاں پر — گناہوں کی دَیگا دوا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ سیہ کارو آؤ — گناہوں کو دَیگا چُھڑا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:۶۴۸، ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کسی کہ ذِہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ پہلے کا زمانہ ہر

www.dawateislami.net

لحاظ سے صاف سُتھرا تھا، اُس دور میں آج کی طرح بُرائیاں عام نہ تھیں اور نہ ہی بُرائیوں پر اُبھارنے والے آلات و اسباب کی اس قدر کثرت تھی بلکہ عموماً گھر گھر سے اسلامی تعلیمات کی کرنیں پُھوٹتی تھیں، والدین بلکہ سارے گھر والے مُتّقی و پرہیزگار اور علم و عمل کی دولت سے سرشار ہوا کرتے تھے خُصُوصاً ماؤں کا کردار لائقِ تقلید تھا جیسا کہ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے مُتَعَلِّق ہم نے سنا کہ وہ بھی اعلیٰ درجے کی عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں، لہٰذا ایسے گھرانوں میں آج کی بہ نسبت کثرت سے نیک ہستیاں جنم لیتی تھیں، جبکہ آج ہر طرف شیطانی کاموں کی کثرت ہے، بے عملی کا دور دورہ ہے، لہٰذا اس گئے گزرے دور میں اب نہ تو ایسی خصوصیت والی مائیں ہیں اور نہ ہی سلف صالحین جیسی خوبیوں والی اولاد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ اب بے حیائی و بے عملی اپنے عروج پر ہے، مگر اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ نیک ماؤں یا اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کا وجود ہی زمانے سے مِٹ چکا ہے۔ بِلا شبہ نیک و پرہیزگار مائیں اور ان سے تربیت پانے والے اولیائے کرام اب بھی رُوئے زمین کے مسلمانوں کو فیضیاب فرما رہے ہیں، فیضانِ اولیاء سے آج بھی کئی غیر مسلموں کے قبولِ اِسلام کی مدنی خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں، ان کے فیضان سے آج بھی مسجدوں کی کچھ نہ کچھ رونق باقی ہے، جی ہاں! آج بھی کئی بے نمازی، شرابی، چور ڈاکو، ماں باپ کے نافرمان اپنے گناہوں سے توبہ کرکے نیک لوگوں کی صف میں شامل ہو رہے ہیں، جی ہاں! آج بھی گناہوں بھرے چینلز دیکھ کر اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرکے ربّ تعالیٰ کی ناراضی کا سامان کرنے والے کسی کے سمجھانے کی برکت سے راہِ راست پر آرہے ہیں، جی ہاں! علمِ دین کی دولت سے مالا مال کرنے والے دِینی مدارس و جامعات سے فیضانِ علم اب بھی جاری و ساری ہے، جہاں سے سینکڑوں علماء تیار ہو کر علم کے نور سے جہالت کے اندھیروں کو دُور کر رہے ہیں، جی ہاں! آج کے اس پُر فتن زمانے میں پندرہویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی

www.dawateislami.net

شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وہ عظیم ہستی ہیں، جن میں اولیائے کاملین کی نشانیاں بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمانے کے اس برگزیدہ ولی کی تعلیم ومدنی تربیت ایک ایسی عابدہ وزاہدہ خاتون کے زیرِ سایہ ہوئی جو خود بھی شرعی اُصول وضوابط پر سختی سے عمل پیرا تھیں اور اپنے بچوں کو بھی شریعت کا آئینہ دار بنانے میں زندگی بھر مصروف رہیں۔ آیئے! اس عظیم بیٹے کی عظیم ماں کی مبارک زِندَگی کا مختصر تعارف بھی سنتے ہیں، چنانچہ

اُمِّ عطار کا ذکرِ خیر

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا ایک نیک وپرہیز گار خاتون تھیں۔ جنہوں نے شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر تربیت کی، جس کا منہ بولتا ثُبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ آپ نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض وواجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین وتَرْبِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چھوٹی ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ والدۂ محترمہ کا شبِ جُمُعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھادر (باب المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کررہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کلِمہ طَیِّبہ اور اِسْتِغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہوگیا تھا۔ جس حصۂ زمین پر رُوح قبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے اس حصے میں جس میں اِنتِقال ہوا تھا، طرح طرح

www.dawateislami.net

کی خوشبوؤں کی لپٹیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقت چند گُلاب کے پھول لاکر رکھے تھے جو شام تک تقریباً ترو تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ (تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط 2)، ص ۴۱ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہا کوئی عام خاتون نہ تھیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مقرب، صابرہ و شاکرہ اور باہمت خاتون تھیں کہ جو آزمائش کی گھڑی میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق تربیت میں مشغول رہیں، جو نمازوں اور سُنّتوں کی خود بھی پابند تھیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتیں تھیں، شاید ان کی یہی ادا ربّ تعالیٰ کو پسند آگئی، لہٰذا دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گئیں، بعدِ وصال چہرہ بھی جگمگا اُٹھا اور جس جگہ وصال ہوا وہ جگہ بھی بھینی بھینی خوشبو سے مشکبار ہوگئی، اگر ہماری اسلامی بہنیں بھی اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہا کے کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے اور نفس و شیطان کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو زیورِ شریعت سے آراستہ کرلیں، فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں، جس طرح یہ بچوں کے اسکول یا ٹیوشن جانے کا ناغہ نہیں ہونے دیتیں اور کبھی ہو بھی جائے تو ان پر سختی کرتی ہیں، اگر اسی طرح نمازوں وغیرہ کے معاملات اور ضروری دِینی تعلیمات کیلئے بھی کوشش کریں تو اس کے دنیا میں بھی کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور آخِرت میں بھی برکتیں نصیب ہوں گی۔

17 صفر المظفر کو اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہا کا یوم منایا جاتا ہے، جن جن سے ممکن ہو اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہا کے اِیصالِ ثواب کے لیے مدنی قافلوں میں سفر اختیار فرمائیں۔

داتا علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے ملفوظات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! علمِ دِیْن کی اہمیت اور عمل کی ترغیب کیلئے حضرت سَیِّدُنا

www.dawateislami.net

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نصیحت آموز مدنی پھول سنتے ہیں: آپ فرماتے ہیں،

❀انسان کو تمام علوم کا جاننا ضروری نہیں، صرف اتنا علم حاصل کرنا لازمی ہے، جسے شریعتِ مطہرہ نے ضروری قرار دیا ہے۔❀طالبِ علم کے لیے لازم ہے کہ باعمل بننے کے لیے علم حاصل کرے ❀آگ پر قدم رکھنا تو نفس گوارا کر سکتا ہے لیکن علم پر عمل اس سے کئی گنا دُشوار ہے۔❀ صرف علم پر قناعت کرنے والا عالم نہیں، عمل کی برکت سے علم فائدہ دیتا ہے لٰہذا کبھی بھی علم کو عمل سے جدا نہیں کرنا چاہیئے۔❀جو شخص شرعی معاملات میں محتاط نہ ہو، پرہیز گاری کے بغیر علمِ شریعت حاصل کرے، رخصتوں اور تاویلوں کے پیچھے لگ کر شبہات میں پڑے، ائمہ کی تقلید چھوڑ کر خود مجتہد بن بیٹھے، تو ایسا شخص جلد ہی گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ دراصل یہ باتیں دل کی غفلت کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ (فیضانِ داتا علی ہجویری، ص ۶۹ تا ۷۱ ملتقطاً بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے مُصطفٰے کی بارگاہِ پاک میں
کیجئے میری سِفارش آپ یا داتا پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص534)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرامین اور آپ کی سیرتِ مبارکہ سے متعلق مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 84 صفحات پر مشتمل رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دین، حصولِ علمِ دین کے لئے سفر، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

www.dawateislami.net

کرامات، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **ملفوظات** اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ سے **ھدیۃً** طلب فرما کر خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔

مرحبا صد مرحبا! 20 صَفَرُ الْمُظَفَّر، متوقع (22 نومبر) کو داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک بھی ہے، اس موقع پر ہزاروں عاشقانِ رسول و غلامانِ داتا صاحب، اپنے من کی مُرادیں پوری کرنے اور داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے اپنی خالی جھولیوں کو بھرنے کے لیے دُور دراز سے سفر کر کے مزارِ پُر انوار پر حاضری کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول تک نیکی کی دعوت اور دعوتِ اسلامی کا تعارف پہنچانے کا ایک بہترین و آسان ذریعہ "**مدنی رسائل**" تقسیم کرنا بھی ہے، ہو سکے تو داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ سے متعلق رسائل خرید کر تقسیم کر دیے جائیں، ورنہ مکتبۃ المدینہ سے کسی بھی موضوع پر رسائل خرید کر تقسیم کیجئے، مرکز الاولیاء (لاہور) کے علاوہ بھی دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے مدنی رسائل تقسیم کر سکتے ہیں، آیئے! ہم سب بھی **ہاتھوں ہاتھ نیّت** کرتے ہیں کہ داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **اِیصالِ ثواب** کے لیے ہم بھی **مدنی رسائل تقسیم** کریں گے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

رِسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری" دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان حاصل کرنے کے لیے آپ کے شب و روز کے مَعمُولات کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی

www.dawateislami.net

زندگی نیکی کی دعوت، مخلوقِ خدا کی خدمت اور اشاعتِ علمِ دِین کے لیے وقف فرمادی تھی، حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن میں تدریس فرماتے اور رات میں حق کے مُتلاشی افراد کو تلقین فرماتے، ہزاروں جاہل ان کے ذریعے سے عالم، ہزاروں غیر مسلم دولتِ اسلام سے مالامال ہوئے، ہزاروں گمراہ سیدھے راستے پر آگئے، ہزاروں دیوانے دولتِ عقل اور دانشوری سے سرفراز ہوئے، ہزاروں ناقص کامل ہوئے اور ہزاروں فاسق نیکوکار ہوئے۔ دُور دُور سے شیخ، حضرت کی خدمت میں آکر بہریاب ہوئے۔[1]

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خُدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

شعر کی وضاحت: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خزانے لُٹانے والے، عالَم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور کے مظہر ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ناقصوں کے لئے پیرِ کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان وعظمت اور شوقِ علمِ دِین کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحبت میں رہ کر ان سے بھی علمِ دِین حاصل کیا۔ یادرہے حضرت سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کیلئے کچھ شرائط ہیں، چنانچہ

سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے اکتسابِ فیض

حضرت سَیِّدُنا علی خوّاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات کی تین (3) شرطیں ہیں: (1) وہ سنّت کا عامل ہو۔ (2) دنیا پر لالچی نہ ہو، (3) مُسلمانوں کے

1 . . . حدیقۃ الاولیاء، ص ۱۸۲، ملتقطاً

www.dawateislami.net

لیے اس کا سینہ بالکل صاف ہو، نہ تو اس کے دِل میں کینہ ہو نہ ہی حَسد اور نہ ہی وہ کسی پر تکبّر کرتا ہو۔[1]

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ میں یہ تینوں شرائط مَوْجُود تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاملِ سنت، لالچِ دنیا سے بہت دور اور مسلمانوں کے خیر خواہ تھے، اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نہ صرف ملاقات فرمائی بلکہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحبت میں رہ کر ظاہری و باطنی علوم حاصل فرمائے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بہت ہی گہری دوستی تھی۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کیسا خاص فضل و کرم تھا کہ اس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نہ صرف علمِ دِین سیکھنے سکھانے کا جذبہ بخشا بلکہ کرم بالائے کرم یہ کہ اپنے پاکیزہ نبی حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ظاہری و باطنی علوم سیکھنے کا شرف بھی عطا فرمایا۔ یاد رہے! حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ایسے برگزیدہ نبی ہیں کہ جو اب بھی حیاتِ ظاہری کے ساتھ مُتَّصِف ہیں اور سمندر میں لوگوں کی رہنمائی کرنا انہی کے سپُرد ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۸۳ بتغیر قلیل)

کاش میں رویا کروں عشقِ رسولِ پاک میں
سوز دو ایسا پئے احمد رضا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 533)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…المیزان الخضریہ، ص ۱۵

2… کشف المحجوب، دیباچہ، ص ۱۶

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل و کرم اور داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طفیل امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی شوقِ علمِ دِین اور حکمت و دانائی کا وہ خزانہ عطا فرمایا ہے کہ جو بہت کم لوگوں کے حصے میں آیا ہے۔ آپ کی شخصیت میں ہمیں بزرگانِ دِین اور داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات کے واضح آثار دکھائی دیتے ہیں، کیونکہ ان اللہ والوں کے فیضان سے آپ کا سینہ بھی علمِ دِین سیکھنے اوراس کی ترویج و اشاعت کے مدنی جذبے سے سرشار ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی نگاہِ فیض سے لاکھوں مُسلمانوں بالخصوص نَوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا اور وہ گناہوں سے تائب ہو کر صلوٰۃ وسنّت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ اگر ہم عقائد و اعمال، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، طِب و رُوحانیت وغیرہ مختلف موضُوعات پر کئے گئے سوالات کے جَوابات پر مشتمل امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَدنی مذاکرے، اِصلاحی، فقہی، رُوحانی و اَخلاقی موضوعات سے معمور کثیر بیانات سُنیں، بے شمار سُنّتوں کا مجموعہ فیضانِ سُنّت اور بے شمار موضوعات پر دیگر کتب ورسائل کا مطالعہ کریں تو پتا چلے گا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیسا علم عطا فرمایا ہے۔ دعوتِ اسلامی کا یہ ٹھاٹھیں مارتا سُمندر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مردِ کامل کے ذریعے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی، فیشن پرستوں کو سُنّتوں کا عادی، فاسقوں کو متّقی بنادیا ہے، بدعقیدہ لوگوں کو خوش عقیدگی، جاہلوں کو علمِ دین کی روشنی، بے عملوں کو عمل کی پختگی، خشک مزاجوں کو لذتِ عشقِ مُصطفوی، بے باکوں کو خوفِ خدا اور اسلامی بہنوں کو زیورِ شرم و حیا سے آراستہ و پیراستہ کیا ہے۔ علمائے کِرام و مُفتیانِ عِظام و مُصنِّفین اور جامعاتُ المدینہ اور دارُالافتا اہلِسُنّت کی مدنی بہاریں دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس ولیِ کامل، عاشقِ ماہِ رِسالت و عاشقِ اعلیٰ حضرت کے ذریعے جہالت کو کیسے دُور فرمایا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے دَم قدم سے سُنّتوں کی مدنی بہاریں ہیں، اِن کی اَن تھک کوششوں کو سراہتے ہوئے صرف عوام ہی نہیں بلکہ دُنیا بھر کے عُلماءِ کرام بھی گویا کہ حوصلہ افزائی کرتے ہوئے

www.dawateislami.net

اِن الفاظ میں لب کُشائی فرماتے ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں:

تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
مسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری

یہ تیرا اُونچا کام ہے الیاس قادری
فکرِ رضا کو کر دیا عالَم پہ آشکار

فیضان تیرا عام ہے الیاس قادری
سنّت کی خوشبوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا

مقبول تیرا کام ہے الیاس قادری
ہے دعوتِ اسلامی کی دُنیا میں دھوم دھام

میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ ترے ہو گیا جہاں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دینِ متین کے تقریباً 103 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک **"مجلسِ مزاراتِ اولیا"** بھی ہے، جس کا کام ان اولیائے کرام کی خانقاہوں اور درگاہوں (مزارات) پر حاضِر ہونے والے عاشقانِ رسول کو نماز کی پڑھنے کی دعوت دینا ہے، کیونکہ بد قِسمتی سے ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ مزار پر حاضری دینے والے نماز کے معاملے میں بہت سُستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، دعوتِ اسلامی **"مسجد بھرو تحریک"** ہے، اس مدنی ماحول میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی پابندی کا ایسا مدنی ذہن دِیا جاتا ہے کہ دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے، مگر ہماری نماز قضا نہیں ہونی چاہئے، اس مجلس کا کام، صاحبِ مزار کی مُبارک سِیرت کے بارے میں لوگوں کی رہنمائی کرنا اور اِن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دِلانا، اس مجلس کا کام، مزار کے اطراف کی مسجد میں مدنی قافلوں کو سفر کروانا، اس مجلس کا کام مدنی قافلے کے جدول کے مطابق مختلف اوقات میں ہونے والے حلقوں میں زائرین کی شرکت کروانا اور اِنہیں بھی مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور مدنی انعامات پر عمل کرنے کی

www.dawateislami.net

دعوت دینا ہے، اس مجلس کا کام تقسیمِ رسائل کے ذریعے زائرین تک نیکی کی دعوت و دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچانا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری خوش بختی ہے کہ آج ہم نے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی" حضرت داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **شوقِ علمِ دِین** کے مُتَعَلِّق سننے کا شرف حاصل کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ان کا صدقہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دِین سے متعلق سنا کہ

داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حصولِ علمِ دِین میں اِس قدر مشغول رہتے تھے کہ شام ہو جاتی مگر پانی نوش فرمانے کا بھی خیال نہ آتا۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی وقت کی قدر و منزلت نصیب ہو جائے، فضولیات مثلاً موبائل اور دوستوں سے گپ شپ وغیرہ میں وقت برباد کرنے کے بجائے، علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

- داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اساتذہ بلکہ اُس وقت کے بادشاہ بھی آپ کے شوقِ علمِ دِین سے بہت متاثر تھے۔
- داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھرانہ علم و عمل کا پیکر اور تقویٰ و پرہیز گاری کا شاہکار تھا۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمارے گھروں میں بھی مدنی ماحول بن جائے، اے کاش! گھر کا ہر فرد نمازی اور عاشقِ رسول بن جائے، اے کاش! گھر اٰمن کا گہوارہ بن جائے، اے کاش! گھر کے تمام افراد مدنی انعامات کے عامل بن جائیں، اے کاش! علم

www.dawateislami.net

وعمل کا جذبہ نصیب ہو جائے، اے کاش! تقویٰ وپرہیز گاری کی دولت نصیب ہو جائے۔

- داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی برکت سے ہزاروں لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہماری زندگی میں بھی سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے، اے کاش! بے عملی ختم ہو جائے، اے کاش! علم وعمل کی برکت سے ایسا مدنی اِنقلاب آئے کہ ہمارے گھر کے ساتھ ساتھ ہمارے محلے، ہمارے عَلاقے والے بھی فیضانِ علم وعمل سے مالا مال ہو جائیں۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں اپنے گھر میں پڑوس میں، رِشتے داروں میں جہاں جہاں ہمارے تعلقات ہیں، جہاں جہاں ہم اُٹھتے بیٹھتے ہیں، ہر جگہ نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر کروڑہا کروڑ رحمتیں نازل فرمائے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طُفیل ہمیں بھی دولتِ علمِ دِین سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

1 ۔۔۔ مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شخص دو (2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ تعالٰی نے اسے زمین میں دھنسادیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو (2) عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے

---

1 ... مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

2 ... الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

www.dawateislami.net

نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے۔[1] ❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُھذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں:

(1) شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

1 ۔۔۔ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

www.dawateislami.net

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ٦٥)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے 6 لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی

www.dawateislami.net

مرتبہ ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۱۲۵)

(6) دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار (1000) دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) گویا شبِ قدْر حاصل کرلی!

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

(یعنی خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدْر حاصل کرلی۔ (ابنِ عَساکِر ج ۱۹ ص ۱۵۵ حدیث ۴۴۱۵)

www.dawateislami.net